© rasailojaraid.com

رپورتاژ

سوسائٹی ایکٹ میں ترمیم......

نئے دینی مدارس کے قیام میں رکاوٹیں کھڑی کرنے کا شاخسانہ

خالد محمود

سانحۂ پشاور کے بعد دینی مدارس میں اصلاحات اور قومی دھارے میں لانے کے عنوان کے تحت حکومت کی جانب سے اتحاد تنظیمات مدارس سے مذاکرات کا سلسلہ ایک بار پھر شروع کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ مختلف مکاتب فکر کے پانچوں مدارس بورڈز پر مشتمل اتحاد تنظیمات مدارس سے مذاکرات کا سلسلہ گزشتہ 15 سالوں سے جاری ہے۔ اس دوران کئی بار مذاکرات کامیاب ہونے کے اعلانات کیے گئے، جبکہ 2005ء اور 2010ء میں معاہدے بھی کیے گئے، لیکن مسئلہ پھر بھی حل نہیں ہوسکا۔ سانحہ پشاور کے بعد شروع کیے گئے مذاکرات کے سلسلے میں وزیر اعظم کی زیر صدارت منعقدہ ایک اعلیٰ سطح اجلاس جس میں آرمی چیف، ڈی جی آئی ایس آئی اور اعلیٰ حکومتی عہدیداروں سمیت اتحاد تنظیمات مدارس کے ذمہ داران نے شرکت کی اور اس اجلاس میں مدارس سے متعلق مختلف ایشوز پر کمیٹیاں تشکیل دی گئیں، جن میں حکومتی وفاقی وزیر داخلہ، وزیر تعلیم، مفتی منیب الرحمٰن، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری شامل تھے۔ ذرائع کے مطابق ان کمیٹیوں نے اپنی سفارشات بھی اتفاق رائے سے تیار کرلی ہیں، جن میں دینی مدارس کی رجسٹریشن سمیت تمام معاملات پر اتفاق رائے کرلیا گیا ہے، لیکن اس دوران مختلف صوبائی حکومتوں کی جانب سے دینی مدارس سے متعلق ایسے اقدامات کیے گئے، جن سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ وفاقی حکومت اور اتحاد تنظیمات مدارس کے درمیان جاری مذاکرات بے معنیٰ ہیں۔

وفاقی حکومت اور اتحاد تنظیمات مدارس کے درمیان مذاکرات کا سلسلہ شروع ہونے کے بعد سندھ اور پنجاب میں غیر رجسٹرڈ مدارس کے خلاف کریک ڈاؤن کا آغاز ہوا، خصوصاً پنجاب میں روزانہ کی بنیاد پر مدارس پر چھاپے مارے گئے، جس پر اتحاد تنظیمات مدارس کی جانب سے شدید احتجاج کیا گیا۔ وفاق کے ساتھ جاری مذاکرات کے ساتھ ساتھ سندھ حکومت نے بھی اپنے طور پر اتحاد تنظیمات مدارس کے ساتھ مذاکرات کا سلسلہ شروع کیا۔ اس سلسلے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں کئی اجلاس منعقد ہوئے، مسائل کے حل کے لیے کئی امور پر اتفاق رائے کیا گیا، لیکن اس کے بعد سندھ حکومت نے یکساں خطبہ جمعہ کے لیے قانون سازی کا اعلان کیا، جبکہ دینی مدارس کے قیام کے لیے 1860ء کے سوسائٹی ایکٹ میں ترمیم کا اعلان کیا گیا، جس کے تحت مذکورہ بل کے مطابق نئے مدرسہ ومسجد کے قیام کے لیے تین شرائط رکھی گئی ہیں، جن میں پہلی شرط کے طور پر یہ بتانا ضروری ہے کہ مذکورہ مسجد ومدرسہ کی زمین کس کی ہے؟ دوسرے نمبر پر زمین کس سے خریدی گئی ہے؟ تیسرے نمبر پر سندھ بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی اور ڈپٹی کمشنر کی اجازت نامہ اور ہوم ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے اجازت نامہ ضروری قرار دیا جارہا ہے۔ سندھ حکومت کے اس اقدام پر اتحاد تنظیمات مدارس نے شدید ردعمل کا اظہار کیا اور بل کو مدارس پر قدغن قرار دے کر مسترد کر دیا ہے۔ رہنماؤں نے کہا کہ سندھ حکومت کی جانب سے مدارس کے قیام کو کنٹرولنگ اتھارٹی کے تحت کرنا وفاقی حکومت کی کاوشوں کو مسترد کرنے کے مترادف سمجھتے ہیں۔

وزیراعظم اور چیف آف آرمی اسٹاف کی موجودگی میں مدارس کے حوالے سے کوئی بھی فیصلہ یکطرفہ طور پر نہ کرنے کی یقین دہائی کرائی گئی تھی، جبکہ حکومت سندھ کی جانب سے یکطرفہ اقدامات اٹھائے جارہے ہیں، جس کے لیے اتحاد تنظیمات مدارس کی انتظامیہ کو اعتماد میں نہیں لیا گیا ہے۔ اگر مدارس کے قیام کے لیے سوسائٹی ایکٹ میں ترمیم کی گئی تو احتجاج پر مجبور ہوں گے۔ نیشنل ایکشن پلان کے بعد وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتوں کی جانب سے مدارس اور مساجد کے قیام اور نظام میں اصلاحات کے حوالے سے علمائے کرام اور مدارس انتظامیہ کے اجلاس ہوئے تھے، جن میں رجسٹریشن، نصاب سمیت دیگر معاملات پر مشاورت جاری ہے۔ اس دوران حکومت سندھ کی جانب سے ایک نیا اعلان سامنے آیا ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ سندھ بھر میں ایک ہی خطبہ جمعہ کے حوالے سے قانون سازی کی جارہی ہے، جس کے بعد صوبائی وزیر مذہبی امور عبدالقیوم سومرو کی جانب سے باقاعدہ مدارس میں پریس کانفرنس کی گئی تھی۔

ذرائع کا کہنا ہے کہ اس پر اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کی انتظامیہ کو شدید تحفظات تھے، جن کو دور کیے بغیر ہی سندھ حکومت کی جانب سے ایک اور ایشو کھڑا کر دیا گیا اور صوبائی اسمبلی کی جانب سے سندھ اسمبلی حکومت سندھ کے جانب سے سندھ اسمبلی میں 1860ء کے سوسائٹی ایکٹ میں ترمیم کا بل پیش کرنے کی تیاری کی جارہی ہے۔ سندھ حکومت کی جانب سے اسمبلی میں بل لانے کی تیاری کی جارہی تھی، جس میں نئے مدارس کے قیام کے حوالے سے رجسٹریشن کے معاملات کو وفاق کے برعکس پیچیدہ بنادیا گیا تھا۔ مذکورہ بل کے مطابق اس نئے مدرسہ ومسجد کے قیام کے لیے تین شرائط رکھی گئی ہیں، جن میں پہلی شرط کے طور پر یہ بتانا ضروری رکھا گیا کہ مذکورہ مسجد ومدرسہ کی زمین کس کی ہے؟ دوسرے نمبر پر زمین کس سے خریدی گئی ہے؟ تیسرے نمبر پر سندھ بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی اور ڈپٹی کمشنر کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اجازت نامہ اور ہوم ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے اجازت نامہ ضروری قرار دیا جارہا تھا۔ اس حوالے سے اتوار کو اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ کے نمائندہ وفد کی جانب سے گورنر سندھ سید عشرت العباد خان سے ملاقات کی گئی، جس میں اتحاد تنظیمات مدارس کے جنرل سیکرٹری اور تنظیم المدارس کے صدر مولانا مفتی منیب الرحمٰن، وفاق المدارس العربیہ کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد حنیف جالندھری، رابطۃ المدارس کے مولانا عبدالمالک، وفاق المدارس السلفیہ پاکستان کے سیکرٹری جنرل مولانا یاسین ظفر، وفاق المدارس الشیعہ کے نائب صدر قاضی ایاز حسین نقوی، جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کے مولانا امداداللہ، جامعہ بنوریہ عالمیہ کے رئیس و شیخ الحدیث مفتی محمد نعیم، جامعہ فاروقیہ کے مولانا عبیداللہ خالد، مولانا مجیب الرحمٰن، مولانا ابراہیم سکرگاہی سمیت دیگر علمائے کرام نے شرکت کی تھی۔ اجلاس میں علمائے کرام نے گورنر سندھ سید عشرت العباد کو بتایا کہ حکومت سندھ کی جانب سے مسلسل یکطرفہ اقدامات کیے جارہے ہیں، جس پر انہیں اعتماد میں نہیں لیا جارہا، جبکہ دوسری جانب باقاعدہ قانون سازی بھی کی جارہی ہے اور صوبائی وزیر کی جانب سے مدارس کے دورے کرکے ان سے مشورے کی بجائے اس بارے انہیں صرف بتایا جارہا ہے، جبکہ انہیں چاہیے تھا کہ وہ اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کی انتظامیہ کو اعتماد میں لیتے اور کمیٹی کے ناموں کا اعلان کرکے اس کا نوٹیفکیشن جاری کرتے، جو تاحال نہیں کیا گیا ہے۔ مدارس کے حوالے سے سندھ حکومت کی جانب سے کیے گئے اقدامات اور اپنے تحفظات کے حوالے سے آگاہ کرتے ہوئے علمائے کرام نے کہا کہ سندھ اسمبلی میں 1860ء کے سوسائٹی ایکٹ میں ترمیم کا بل لاکر مدارس کے قیام کو ڈی سی یا بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی کا محتاج بنانے کی کوشش کی جارہی ہے، ہم قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ تعاون کررہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ مدارس نے کبھی دہشت گردی یا دہشت گردوں کی حمایت نہیں کی، پھر بھی مدارس کو مورد الزام ٹھہرانے کی کوششیں کی جاتی ہیں۔ اس موقع پر گورنر سندھ سید عشرت العباد کی جانب سے صوبائی وزیر عبدالقیوم کو مخاطب کیا گیا کہ وہ بتائیں کہ علمائے کرام کو کیوں اعتماد میں نہیں لیا گیا؟ جس پر عبدالقیوم سومرو کی جانب سے اجلاس کو بتایا گیا کہ سندھ ایپکس کمیٹی میں تجاویز سامنے آئی تھیں، جن پر وہ عمل پیرا ہیں۔ ان تجاویز میں کہا گیا تھا کہ نئے مدارس کے قیام کے لیے قانون سازی کی جائے، جس کے لیے تیاری کی جاری ہے، جس کے بعد گورنر کی جانب سے علمائے کرام کو یقین دہانی کرائی گئی کہ وہ 1860ء کے سوسائٹی ایکٹ میں ترمیمی کے بل کے حوالے سے مدارس کے تحفظات کو دور کریں گے اور جلد اس شق کے حوالے سے اہل مدارس سے مشاورت بھی کریں گے اور حکومت ایسا کوئی اقدام نہیں کرے گی جس پر مدارس کو تحفظات ہوں۔ حکومت کی جانب سے جو بھی کیا جائے گا، مدارس سے مشاورت اور باہمی تعاون کے ساتھ کیا جائے گا۔ گورنر سندھ عشرت العباد نے فوری طور پر معاون خصوصی برائے مذہبی امور عبدالقیوم سومرو کو حکم دیا کہ وہ مدارس کے حوالے سے اقدام کرنے سے پہلے علمائے کرام کو اعتماد میں لیں اور ان سے مشاورت کریں۔

© rasailojaraid.com